

۹۱-۹۲  
بیت فون  
بیت فون  
بیت فون

# الفضل

خط نمبر (۴)  
کان  
یوم

المبیت  
قادیان در امان آج پھر بچے صبح کی ڈاکڑی اطلاع نظر ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین عبید اللہ  
اشرفی ایڑا اللہ تعالیٰ کو صبح کرا سہاں اور ضعف کی شکایت ہے۔ اجاب حضور کی صحت کے لئے دُعا  
فرمائیں :-  
حضرت امیر المؤمنین منہ علیہا العالی کی طبیعت سرد درد اور زکام کا وہ سے نماز ہے صحت کے لئے دعا کی جائے  
گزشتہ رات سو اگیارہ بجے صاحبزادہ مرزا داؤد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب  
کے اہل صاحبزادی تو لڑھکی ہوئی۔ مولودہ خان محمد عبداللہ خان صاحب کی نواسی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے  
فضل سے والدہ اور مولودہ کی صحت آجھی ہے۔ اجاب جماعت دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو  
سائے خاندان کے لئے مبارک بنائے۔ اور حضرت یسوع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برکات سے  
عصہ وافر عطا کرے۔

جسٹ ۳۲ | ۵ مارچ ۱۹۲۲ء | ۱۳۳۳ھ | ۱۳۳۳ھ | ۱۳۳۳ھ | ۱۳۳۳ھ

## تعالیٰ کی مشیت پوری ہوئی — اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

### حضرت سید ام طاہر احمد صاحب کی نہایت ہی المناک وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۵ مارچ۔ وہ المناک خبر جس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا تھا۔ اور جسے سننے کے لئے کان قطعاً تیار نہ تھے مگر جسے مشیت ایزدی بہرحم  
قریب سے قریب تر لاری تھی۔ آخر آج بادل ناخواستہ سننا ہی پڑی۔ لاہور سے ۳ بجے بعد دوپہر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طرف سے  
بذریعہ فون حضرت مولوی بشیر علی صاحب امیر مقامی کو مخاطب کر کے فرمایا گیا۔ کہ  
”بشیر وہ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو اڑھائی بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ  
یہ سنتے ہی قادیان میں ایک سٹانا چھا گیا۔ ہر شخص غم و افسوس کا جسمہ نظر آنے لگا۔ اور ہر طرف اداسی اور مگدینی پھیل گئی۔ ایسے بڑے الم انگیز حادثہ کے پیش  
آنے پر حضرت یسوع موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کی طرف رجوع کیا گیا۔ تو حسب ذیل دو الہامات میں اس کی طرف اشارہ معلوم ہوا۔

(۱) ۵ مارچ ۱۹۲۲ء کا الہام ہے۔ ” اُن کی لاشیں کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔“  
(۲) ۵ مارچ ۱۹۲۲ء کا الہام ہے۔ ” ماتم کدہ “ ” دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے “  
ایسے غمناک اور درد انگیز الہامات کا تعلق ایسے ہی حادثات سے ہو سکتا ہے۔ جنہیں ساری جماعت نہایت شدت کے ساتھ محسوس کرے۔  
اور جماعت احمدیہ کے مردوں اور عورتوں نے مجموعی طور پر حضرت سیدہ ام طاہرہ احمد صاحبہ کی علالت کے دوران میں اُن کی ذات پر صفات سے  
جس اخلاص اور محبت کا اظہار کیا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی وفات کی اطلاع پا کر جماعت احمدیہ میں کس قدر  
شدید صدمہ محسوس کیا جائے گا۔

پھر یہ الہامات الفاظ کے لحاظ سے بھی اس حادثہ پر منطبق ہوتے ہیں۔ کیونکہ آج رات کے ۱۲ بجے کے قریب لاہور سے ” اُنکی لاش  
کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں “ (تذکرہ صفحہ ۶۲۸) اور ایک بہت بڑے مجمع نے جو دو میل سے زیادہ لمبی سڑک پر بٹالہ کی سڑک  
کے موڑ سے لے کر مسجد مبارک تک پھیلا ہوا تھا۔ ” دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے “ (تذکرہ صفحہ ۶۹۳)  
سیدہ مرحومہ مخفورہ کا جنازہ لاہور سے لاری کے ذریعہ لایا گیا۔ احمدیہ چوک میں لاری سے اتار کر چارپائی پر رکھا گیا۔ اور آخری  
رات بسر کرنے کے لئے چارپائی اٹھا کر سیدہ مرحومہ کے مکان میں لے جانی گئی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چارپائی اٹھا نیوالوں  
میں شامل تھے۔ کل سہ پہر کو نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ اور یہ مخفورہ کا کھانسی جسم مقبرہ ہشتی میں خدا کے سپرد کر دیا جائے گا۔  
اس المناک حادثہ کا ایسا اثر ہے کہ اس وقت غم و الم کے اظہار کیلئے بھی کچھ سوچنا نہیں۔ کل تک جماعت کو آپ کی خیر و عافیت کیلئے دعا میں کرنے کی  
تحریک کجانی تھی۔ آج بلند می درجہ کے لئے عزم کیا جا رہا ہے۔ کہ ہر حال میں اسی قادر مطلق ہستی کا سہارا اور کار ہے۔ جس کا کوئی  
فعل حکمت سے خالی نہیں۔ اور جس کے سوا دنیا کی ہر ہستی فانی ہے۔ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک و الجلال واکرام :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

## مصالح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سابقہ لہامات

### از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۴ ماہ تبلیغ ۲۳: ۱۳ مطابق ۴ فروری ۱۹۲۷ء

( مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل )

### حصہ دوم

۱۵ تاریخ ۱۳۲۵ھ کے "افضل" میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ۴ ماہ تبلیغ کا جو خطبہ مشائع ہوا ہے۔

یہ اس کا بیقہ حصہ ہے جسے صحیح مصلح موعود کے متعلق میں نے بتایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لہامات نازل ہوئے ان میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی ایک علامت بھی بتائی گئی تھی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے کلام سے شرف ہوگا۔ میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ دیر سے چلا آ رہا ہے۔ مگر ان لہامات اور رویاؤں و کشفوں کو میں نے آج تک بہت ہی کم بیان کیا ہے کبھی بہت ہی مجبور ہو گیا۔ تو اس وقت اپنے کسی رویا یا لہام کو میں نے بیان کیا ہے۔ یا کبھی ایسا ہوا۔ کہ میں نے اپنے کسی رویا کا کسی دوست سے ذکر کر دیا ورنہ بالعموم میں اپنے رویا اور لہامات بتایا نہیں کرتا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک میرے ساتھ ہے اور دیر سے چلا آ رہا ہے۔ سب سے پہلی چیز جو اس منصب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وہ میرا ایک لہام ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھے ہوا۔ اور میں نے جا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتا دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

اس کو اپنے لہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ وہ لہام میں نے بارہا سنا ہے۔ پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا۔ لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے۔ کہ اس لہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے لگا تھا۔ وہ لہام تھا کہ ان الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے متبعین کو تیرے منوں پر قیامت تک غالب رکھے گا۔ اس میں ایک لطیف اشارہ ہے۔ جو پیشگوئی کے پورا ہونے کی ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ وہ لہام ہے۔ جو حضرت مسیح نامہری کو ہوا اور جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر آتا ہے۔ مگر وہاں یہ الفاظ ہیں وجاء عمل الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ اور یہاں یہ لہام ہے کہ ان الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ۔ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن

مصلح موعود کی پیشگوئی کے مورد کو چونکہ اللہ تعالیٰ پہلے خلیفہ بنا چاہتا تھا۔ اور خلیفہ کو معاصی بنانی جماعت مل جاتی ہے۔ اس لیے یہاں جاء عمل الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ کے عہدہ والا نبی تو جب بھی لوگوں کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے۔ لوگ اسے سنتے ہی کہنے لگ جاتے ہیں جھوٹا ہے۔ جھوٹا کوئی ابو بکر وغیرہ جیسی صفت رکھنے والا انسان ہوا اور اس نے مان لیا۔ تو یہ عجیب بات ہے۔ ورنہ عام طور پر ایسا نبی جب اپنی نبوت کا اعلان کرتا ہے۔ ساری دنیا اسے جھوٹا قرار دینے لگ جاتی ہے۔ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابتدا میں سترتین آدمی ایمان لائے۔ لیکن خلیفہ کو پہلے دن ہی ایک جماعت مانتی ہے۔ پس ان الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک دن

### بنی بنانی جماعت

دے دیگا۔ اور پھر اس جماعت کا تعلق تمہارے ساتھ مضبوط کرنا چاہیگا۔ یہاں تک کہ ایک دن وہ تمہاری جماعت ظلی طور پر کہلائے گی۔ اور کچھ لوگ تمہارے مخالف

بھی ہونگے۔ مگر تمہاری بیعت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت تک تمہارے منکر اور پرغیبہ دیگا۔ اور یہ غیب تمہارے امام بنتے ہی شروع ہو جائیگا۔ اور جاء عمل الذین اتبعوا اللہ تعالیٰ ان الذین کفروا الی یوم القیمۃ کے متعلق اس کا تذکرہ کر کے لوگ کب ایمان لاتے ہیں۔ یا اکثر لوگ مخالفین کریں۔ فتوے لگائیں مصلح موعود علیہ السلام کے متعلق۔ دلیل کی کوشش کریں۔ مٹانے اور برباد کرنے کی تدبیریں کریں۔ اور دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک طوفان مخالفت اٹھائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنی بنانی جماعت کے اکثر حصہ کو تیرے سپرد کر دیگا۔ اور جس دن یہ جماعت تیرے سپرد ہوگی۔ اسی دن سے تجھے ماننے والوں کا تیرے مخالفوں پر غلبہ شروع ہو جائیگا۔ چنانچہ دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح نامہری علیہ السلام کی جماعت کو تو تین سو سال کے بعد غلبہ حاصل ہوا۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے جس وقت خلافت کے مقام پر مجھ کو لایا۔ اس کے چند ہفتوں کے اندر ہی وہ لوگ جو میرے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ اور میرے عہدہ کے منکر تھے۔ یعنی بیٹا علی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر مجھے اور میرے ساتھیوں کو غلبہ دینا شروع کر دیا۔ اور یہ غلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ پینچا ہی آج کہہ رہے ہیں۔ کہ ایک خواب پر انحصار کیا گیا۔ حالانکہ وہ بھی خواب نہیں۔ کیونکہ اس میں الفاظ ہیں۔ مگر یہ لہام جو میں نے اوپر لکھا ہے۔ یہ تو لہام ہے۔ اور چالیس سالہ پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خبر دی۔ کہ ایک ایک جماعت کا امام ہو گا۔ کچھ حصہ میری مخالفت کرے گا۔ اکثر میرے ساتھ مل جائیں گے۔ اور انہیں اللہ تعالیٰ قیامت تک دوسروں پر غلبہ دیگا۔ یہ جو فرمایا کہ تیرے ماننے والوں کو تیرے کانوں پر اللہ تعالیٰ

### قیامت تک غلبہ

دیگا۔ اس طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک دن مجھے ظلی طور پر نبیوں کا یعنی مسیح نامہری اور مسیح محمدی کا نام دینے والا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھول گیا۔ جب صبح میں نے اپنے اس رویار کا حضرت خلیفہ اول رضی سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ خواب میں فرشتہ نے جو کچھ باتیں بتائی تھیں۔ ان میں سے بعض آنکھ کھلنے پر مجھے یاد تھیں۔ لیکن صبح اٹھنے پر وہ بھی میرے ذہن میں سے نکل گئیں۔ تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ خفا ہو کر کہنے لگے کہ تم نے اتنا علم خدا تک کر دیا۔ ان کو لوٹ کر لینا چاہیے تھا۔ مگر وہ دن گیا اور آج کہ دن آیا۔ سورہ فاتحہ سے خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی مجھے

نئے نئے نکات

سمجھاتا ہے۔ چنانچہ اب بھی اس رویار کے بعد جب میں نے توجہ کی کہ جماعت کی اصلاح اور اسلامی نظام کی فوجیت ثابت کرنے کے لئے کونسا وضع پروگرام ہو سکتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سورہ فاتحہ سے ہی ایک نہایت واضح اور مکمل پروگرام بتایا جس پر عمل کر اسلام ایسی ترقی حاصل کر سکتا ہے کہ دشمن اس کو دیکھ کر حیران رہ جائے۔ اور اسلامی تمدن کی فوجیت کا اعتراف کئے بغیر اس کے لئے کوئی چارہ کار نہ رہے۔ اس پروگرام کے مطابق ان تمام غلطیوں کا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ازالہ ہو سکتا ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمان نظام اسلام اور اس کے تمدنی احکام کو سمجھنے میں کر چکے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کے ذریعہ ہی مجھے سمجھا دیا۔ اور اس رویار کی

اصل تعبیر

یہ تھی۔ کہ میرے قوائے باطنیہ میں سورہ فاتحہ کا علم خصوصاً اور ضم قرآن عموماً رکھ دیا گیا ہے۔ جو وقتاً فوقتاً الہام باطنی کے ساتھ ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتا رہے گا۔

چھٹی شہادت

اس بارہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی وحی سے نوازا۔ اور اس بات کی بھی کہ اُس نے اُس کام کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی میں ہے مجھے تیار کیا ہے یہ ہے کہ مجھے ایک رویار ہوا۔ جو غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا انبیا کے خلاف حضرت خلیفہ اول رضی میں سے دیکھا تھا۔

تھے۔ جو بادشاہت کو چھوڑ کر تقویٰ کو اختیار متوجہ ہو گئے تھے۔ پس مجھے بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ اول رضی ابراہیم اوہم ہیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ ایک ابراہیم تم بھی ہو۔

پانچویں شہادت

جو اس بارہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب مجھے ملی یہ ہے۔ کہ میں نے ایک دفعہ رویار میں دیکھا۔ کہ ایک گھنٹی بجی ہے اور اس کی آواز ایسی ہے۔ جیسے میل کا کوئی کٹورہ ہو۔ اور اُسے کسی چیز سے ٹھکوریں۔ تو اُس میں سے ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس گھنٹی میں سے بھی ٹن کی آواز آئی۔ مگر وہ آواز ایسی سیریلی اور لطیف ہے۔ کہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ سارے جہان کی موسیقی کی لذت اس میں بھری گئی ہے۔ یہ آواز بڑھتی گئی بڑھتی گئی یہاں تک کہ تمام جہاں میں منتشر ہو کر ایک فریم بن گئی۔ جیسے تصویر کا فریم ہوتا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اس فریم میں ایک تصویر نمودار ہوئی۔ جو کسی نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی ہے۔ پھر وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ

خدا کا فرشتہ

ہے اور اس نے مجھے کہا اُو میں تم کو سورہ فاتحہ کا درس دوں۔ چنانچہ اُس نے مجھے سورہ فاتحہ کا درس دینا شروع کر دیا اور دیتا گیا۔ دیتا گیا دیتا گیا یہاں تک کہ وہ ایانک غیب و ایانک نستعین کی تفسیر شروع کرنے لگا تو کہنے لگا۔ آج تک جتنے مفسر ہوئے ہیں ان سب نے مالک یوم الدین تک تفسیر لکھی ہے۔ لیکن میں تمہیں اس کے آگے بھی تفسیر بتاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے

ساری سورہ فاتحہ کی تفسیر

مجھے پڑھا دی۔ جب میری آنکھ کھلی۔ تو رویار میں اُس فرشتہ نے جو بائیں مجھے بتائی تھیں ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد تھیں۔ لیکن میں نے ان کو لوٹ نہ کیا۔ اور بعد میں میں خود بھی ان کو

کہ محی الدین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جنہوں نے دین کو زندہ کیا اور معین الدین سے مراد میں ہوں۔ جس نے دین کی اعانت کی پس دین کو زندہ کر نیوالے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور دین کی نصرت اور اعانت کر نیوالا میں ہوں جسے میں سمجھتی ہے اور دایہ و دودھ پلائی ہے۔

تیسرا الہام

جو مجھے اسی رنگ میں ہوا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد وہ یہ ہے کہ اعلموا ان کاؤد شکر اذ ظلمہ کے وقت میرے منہ سے اُعبدا وانکل گیا تھا۔ مگر اصل لفظ الہام کا اُعبدا ہے۔ اور قرآن کریم میں بھی یہی لفظ ہے۔ اے آل داؤد تم اللہ تعالیٰ کے شکر کے ساتھ اس کے احکام پر عمل کرو۔ اس الہام کے ذریعہ اُعبدا اور اللہ تعالیٰ نے میں اپنے منشاء پر پوری طرح عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور آل داؤد کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام سے مشابہت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تھے اور ان کے بیٹے بھی تھے۔ جو یاہو اُس وقت یہ الہام اتنے زور سے ہوا کہ کتنی دیر تک مجھ پر اس الہام کے نازل ہونے کی کیفیت تازہ رہی۔ اور یہ الہام اتنا واضح تھا کہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس وقت فوت ہو چکے تھے جب میں اپنے جنس ہم عمروں سے سیر میں اس کا ذکر کر رہا تھا۔ یکدم میرے ذہن سے اپنی وفات کا خیال نکل گیا۔ اور مجھے جو شہید ہوا کہ میں دوڑ کر جاؤں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جا کر اس کا ذکر کروں۔

چوتھی شہادت

اس رویار کی تصدیق میرا یہ کشف ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الہام میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں۔ کہ یکدم مجھ پر ظاہر کیا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابراہیم تھے۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا۔ کہ اس امت میں اور بھی کئی ابراہیم ہوتے ہیں چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق بتایا گیا۔ کہ آپ بھی ابراہیم ہیں۔ اور آپ کا نام مجھے ابراہیم ادھم بتایا گیا۔ ادھم ایک بادشاہ

کیونکہ خلیفہ کی جماعت اس کی زندگی تک ہوتی ہے۔ وفات کے بعد صرف نبیوں کی جماعت یا ان کے اطلاق کی جماعت چلتی ہے۔ اسی طرح کھسوا کے الفاظ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ خلافت کے بعد مجھے ایک اور تہ طے والا ہے۔ جو بعض نبیوں کے قتل کے طور پر ہوگا۔ سبحان اللہ لا یستل عما یفعل

دوسرے مجھے

ایک کشف

ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی میں نے دیکھا تھا۔ وہ بھی اسی مقام پر دلالت کرتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ میں اس کمرہ سے نکل رہا ہوں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہتے تھے۔ اور باہر صحن میں آیا ہوں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص یہ کہہ کر مجھے ایک پارسل دے گیا ہے۔ کہ یہ کچھ تمہارے لئے ہے۔ اور کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے ہے۔ کشفی حالت میں جب میں اس پارسل پر لکھا ہوا پتہ دیکھا ہوں۔ تو وہاں بھی مجھے دو نام لکھے ہوئے نظر آتے ہیں اور پتہ اس طرح درج ہے۔ کہ

محی الدین اور معین الدین

کوئے۔ میں کشف میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور دوسرا نام میرا ہے۔ اُس وقت چونکہ میں بچہ تھا۔ اور حضرت محی الدین صاحب بن عربی کا نام میں نے سنا ہوا نہیں تھا۔ صرف اورنگ زیب کے متعلق میں جانتا تھا۔ کہ ان کا نام محی الدین تھا۔ اس لئے میں نے اس وقت سمجھا کہ محی الدین سے مراد میں ہوں۔ اور حضرت معین الدین چشتی جو کچھ ہندوستان میں ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اس لئے میں نے سمجھا۔ کہ

معین الدین سے مراد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی بھی ایک بہت بڑے بزرگ ہوئے ہیں۔ تو میں نے سمجھا

دیہ روڈیہ میں نے اسی وقت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب حال سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل لاہور کو اردو سے احباب کو سادی تھی۔ ابھی چند دن ہوئے انہوں نے خود بخود مجھ سے اس روڈیہ کا ذکر کیا میں نے دیکھا کہ میں مدرسہ اسلامیہ میں ہوں۔ اور اسی جگہ مولوی محمد علی صاحب بھی کھڑے ہیں۔ اتنے میں شیخ رحمت اللہ صاحب آگئے۔ اور ہم دونوں کو دیکھ کر کہنے لگے۔

اُوَ مُقَابِلَ کَرِیْم

آپ کا قد لمبا ہے یا مولوی محمد علی صاحب کا۔ میں اس مقابلہ سے کچھ بچکا ہوں محسوس کرتا ہوں۔ مگر وہ زبردستی مجھے کھینک کر اس جگہ پر لے گئے۔ جہاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہیں۔ یوں تو مولوی محمد علی صاحب قد میں مجھ سے چھوٹے نہیں۔ بلکہ غالباً کچھ لمبے ہی ہیں۔ لیکن جب شیخ صاحب نے مجھے اور ان کو پاس پاس کھڑا کیا۔ تو وہ سب اختیار کر گئے۔ کہ میں تو سمجھتا تھا۔ مولوی صاحب اونچے ہیں۔

لیکن اونچے تو آپ نکلنے چنانچہ روڈیہ میں میں دیکھتا ہوں کہ کبھی میرے سینہ تک ان کا سر پہنچا ہے۔ پھر شیخ رحمت اللہ صاحب ایک میز لائے اور اس پر ان کو کھڑا کر دیا۔ مگر تب بھی وہ مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے اس

میز پر ایک سٹول رکھا اور اسپر مولوی صاحب کو کھڑا کیا۔ مگر پھر بھی مولوی صاحب مجھ سے چھوٹے ہی رہے۔ اس کے بعد انہوں نے مولوی صاحب کو اٹھا کر میرے سر کے برابر کرنا چاہا۔ لیکن وہ پھر بھی نیچے ہی رہے۔ بلکہ مزید براں انکی ٹانگیں اس طرح ہوا میں ٹٹک گئیں کہ یا کہ وہ میرے مقابل پر بالکل ایک بچہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور بمشکل میری ہڈیوں تک پاؤں آئے اب دیکھو اس میں کس طرح اس تمام مقابلہ اور پھر اس کے انجام کی بھی خبر دگئی ہے

جو مولوی محمد علی صاحب سے ہوئی والا تھا۔ حالانکہ اگر ابتدا و خلافت اولیٰ کے وقت کی روڈیہ رہے۔ تو اس وقت جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب سرشار تھے، لیکن اللہ تعالیٰ

نے اس میں عجیب طریق پر بعد میں پیدا ہونے والے جھگڑوں کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ چنانچہ دیکھ لو۔

مولوی محمد علی صاحب میرے مقابلہ میں اتنے نیچے ہوئے۔ اتنے نیچے ہوئے۔ کہ اب ان کا سارا زور ہی اس بات کے ثابت کرنے پر صرف ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی لوگ معزز ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے ہوں۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ ہم ۹۵ فیصدی ہیں۔ اور یہ چار پانچ فیصدی ہیں اور جماعت کی اکثریت کبھی مخالفت پر نہیں ہو سکتی۔ مگر اب کہتے ہیں۔ بیشک قادیان کی جماعت زیادہ ہے۔ اور ہم تھوڑے ہیں۔ لیکن ان کا زیادہ ہونا ہی ان کے چھوٹے ہونے کا ثبوت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے حقیقی بندے تھوڑے ہوا کرتے ہیں۔ یہ بالکل وہی نقشہ ہے جو اس روڈیہ میں بتایا گیا تھا۔ وہ اتنے چھوٹے ہوئے۔ اتنے چھوٹے ہوئے کہ اب انہیں اپنا چھوٹا ہونا ہی اپنی صداقت کی دلیل نظر آتا ہے۔

پھر جس وقت جماعت میں اختلاف پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام بتایا کہ

لَمَّا قَمْنَهُم

ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ اس وقت یوں اپنے آپ کو ۹۵ فیصدی کہا کرتے تھے مگر اب ان کی کیا حالت ہے۔ خدا نے انکو اس پیشگوئی کے مطابق حقیقت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب نے اپنی وفات سے پہلے لکھا کہ مرزا محمود نے ہمارے متعلق جو

الہام شائع کیا تھا۔ وہ بالکل پورا ہو گیا، اور ہم واقعہ میں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عیب کہ الہام میں خبر دی گئی تھی۔ میرے مقابلہ میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ میں اس کلام الہی کی مثالیں جو مجھ پر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نازل فرمایا۔ اس وقت اسی قدر بیان کرتا ہوں۔

ان میرا ارادہ ہے کہ تم حدیثِ نعمت کے طور پر ایک مختصر رسالہ میں کسی قدر تفصیل کے طور پر اپنے بعض الہاموں۔ کشوت اور روڈیہ کا ذکر کروں۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ

مجھ پر اپنے غیب کو ظاہر کر کے اس پیشگوئی کو سچا کر دیا ہے۔ کہ مصلح موعود خدا تعالیٰ کی روح حق سے مشرف ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں۔ جو اس نے میرے ذریعہ سے ظاہر فرمائے۔ میں نے اب بھی اس

پیشگوئی کا مصداق

ہونے کا اس وقت تک اعلان نہیں کیا۔ جب تک خود خدا نے اپنے فضل سے مجھے اس حقیقت سے آگاہ نہیں فرمادیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ جماعت کے دوست تو پہلے ہی ان پیشگوئیوں کا مجھے مصداق قرار دیتے رہے اور میں نے اب ان پیشگوئیوں کے مصداق ہونے کا دعویٰ کیا۔ میں ان سے کہتا ہوں۔

اس میں حکمت

وہی ہے۔ جس کا قرآن کریم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ ما کان اللہ یبضیع ایمانکم (البقرہ ۲) اللہ تعالیٰ جب ایک نبی کی بعثت کے بعد کوئی اور موعود کھڑا کرتا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قائم کردہ جماعت دوبارہ کفر کا شکار ہو جائے۔ اور اس کا وہ ایمان ضائع ہو جائے جو اسے حاصل تھا۔ اسی لئے وہ پہلے سے ایسا رنگ پیدا کر دیتا ہے کہ اکثریت اس موعود کو ماننے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ فرض کرو کوئی ایسا موعود کھڑا ہو جاتا جسکی صداقت کی کوئی علامت پہلے ظاہر نہ ہو چکی ہوتی۔ تو اس کا کیا نتیجہ نکلتا۔ یہی نتیجہ نکلتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر ہنسی اور مسخر شروع ہو جاتا۔ اور وہ جماعت جسے بڑی بڑی مشکلات۔ اور وہ بڑی بڑی قربانیوں۔ بڑی بڑی دعاؤں اور بڑی بڑی کوششوں کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ اس کا اکثر حصہ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف کھڑا ہو جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ جنہوں نے اب تک مصلح موعود ہونے کے دعوے کئے ہیں۔ انکی ساری لڑائی جماعت کے ساتھ وہی ہے اور انکی ساری لڑائی محض اسوجہ سے ہوا کرتی ہے کہ اجوی انکی کیوں بیعت نہیں کرتے۔ حالانکہ صاف بات ہے کہ خدا نے ہمیں طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے۔ تو جس طاقت اور قوت سے حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ایک جماعت بنائی تھی۔ اسی طاقت اور قوت سے تم بھی ایک نئی جماعت بنا لو۔ تمہیں کس نے منع کیا ہے۔ لیکن وہ نئی جماعت بھی نہیں بنا سکتے۔ اور ہماری جماعت کو بھی اس وجہ سے کافر قرار دیتے ہیں کہ یہ ان پر ایمان کیوں نہیں لاتی۔ گویا ان کے نزدیک ہماری جماعت کے افراد ہیں تو کافر۔ لیکن وہ اصرار کرتے ہیں۔ ہم نے لینے ہی کافر ہیں۔ اب بتاؤ ایسے حالات میں کون ہے جو ان کے دعوے کو تسلیم کر سکے۔ پس میری طرف سے بعد میں اعلان ہونے اور جماعت کی طرف سے پہلے مجھے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہی ہے کہ ما کان اللہ یبضیع ایمانکم۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوسری دفعہ

کفر و اسلام کے امتحان میں

ڈال کر ان کے ایمان کو ضائع کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اور نہیں چاہتا تھا۔ کہ وہ دو مویں اپنی جماعت پر وار کرے پہلی موت تو وہ تھی۔ جو غیر احمدیت کی حالت میں ان پر وارد ہوئی۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو جھٹلایا۔ لیکن آخر ان کے دل کی کسی نیکی کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر دیا۔ اور وہ جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے اور صداقت کو قبول کرنے کے بعد انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا۔ مصیبتوں اور تکلیفوں کو برداشت کیا۔ ہزاروں دکھوں اور بلاؤں کا مقابلہ کیا۔ اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے ہر وہ عذاب برداشت کیا۔ جو بندے جسے دے سکتے تھے۔ اس کے بعد یہ خیال کرنا۔ کہ اس ابتلاء میں سے گذرنے والے لوگوں کی زندگی میں خدا تعالیٰ ایک ایسا موعود بھیجے گا۔ جس کی صداقت کے نشانات اس کے دعوئے کے ایک لمبے عرصہ بعد ظاہر ہوں گے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ مومنوں کو کفر کے گڑھے میں رکھیں دیا جائے۔ اور صحابہ کو دوبارہ کافر مگر بنا دیا جائے۔



# پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی کے متعلق جلسہ

انشاء اللہ ۶ مارچ کو نماز مغرب کے بعد مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحاق صاحب ایک جلسہ منعقد ہو گا۔ جس میں "پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی" کے موضوع پر تقریریں ہوں گی۔ آریوں کے جلسہ میں اس پیشگوئی پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب بھی دیا جائے گا۔ احباب بجز شریک جلسہ ہوں۔ (ناظر دعوۃ تبلیغ)

## چندہ تحریک جدید کے متعلق تین باتیں

۱۔ تحریک جدید کی پانچہ زری فوج کے مجاہدین نوٹ فرمیں کہ سابقوں الادولن کی صف اول میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ان کا سال دوم کا چندہ ۱۳ مارچ تک مرکز میں پہنچ جائے۔ ہر مومن کا یہ حق ہے کہ سابقوں الادولن میں داخل ہو۔ پس آپ بھی اس حق کو حاصل کرنے کے لئے پوری جدوجہد کریں۔

۲۔ تحریک جدید کے ہر مجاہد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے سال دوم کے وعدے میں اضافہ کر سکے۔ احباب کرام سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے آپ کو مصلح موجود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے پر سمجھ رہے ہیں کہ انہی قربانیوں کی ذمہ واریا بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ وہ اپنا سال دوم کا چندہ بڑھا رہے ہیں۔ نہ صرف نمایاں اضافہ ہی کر رہے ہیں بلکہ ادا بھی کر رہے ہیں۔ تاکہ ان کی ادائیگی میں بھی سابقوں الادولن کا حق محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب لکھتے ہیں۔ میں بیماری کی وجہ سے جلسہ چومشیا پور میں شامل نہ ہو سکا۔ جس کا پھر رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہم پر یہ فضل فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں حضرت مسیح کو محمود علیہ السلام کی اتنی عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوتی دیکھی ہے۔ اس کے شکرانہ کے طور پر میں اپنے چندہ تحریک جدید سال دوم میں جو ہم تنہا کی طرف سے پانچ صد روپیہ تھا۔ اڑھائی سو روپیہ کا اضافہ کرتا ہوں۔ حضور و عارفانوں۔ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ آپ کا چندہ گذشتہ سال کی نسبت پانچ گنا زیادہ ہو گیا۔ جزا کہ اللہ تعالیٰ بجزا حضرت سیدہ ام طاہرہ احمد صاحبہ کے متعلق جناب درو صاحب لکھتے ہیں۔ مبلغ ایک صد روپیہ آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ یہ روپیہ حضرت اقدس نے دیا ہے کہ میں آپ کو پہنچا دوں۔ یہ روپیہ حضرت ام طاہرہ احمد صاحبہ کا ہے۔ اور انہوں نے فرمایا ہے کہ جو وعدہ کر چکی ہیں۔ اسکے علاوہ یہ سو روپیہ اقدوس کے رہی ہیں۔ آپ ان کے نام پر درج کر لیں۔

۳۔ بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں اور افراد کے لئے سال دوم کے وعدوں کی آخری سعاد ۱۳ مارچ تک ادا کرنے والے سابقوں الادولن کا حق لینے والے ہیں۔ اسی طرح بیرون ہند کے لئے یہ تاریخ ۱۳ جولائی ہے۔ (فائنل سیکرٹری تحریک جدید)

## قائدین مجالس مطلع رہیں

سالانہ اجتماع ۱۳ مارچ کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ میں یہ قرار پایا تھا۔ کہ آئندہ اراکین کے کل چندے کا چوتھائی حصہ مرکز میں بھیجنے کی بجائے نصف حصہ مرکز میں بھیجا جائے۔ اس کا اعلان اپنی دونوں کر دیا گیا تھا۔ مگر بعض مجالس ابھی تک پلے حصہ بھیجتی ہیں۔ جو درست نہیں۔ مرکز میں پلے حصہ آنا چاہیے۔ تمام سیکرٹریاں مال مجلس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمائیں اور اس پر عمل کریں۔ اسی طرح ابھی

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوب مشرقی مضافات میں زبردست جنگ شروع ہے۔

لاہور ۵ مارچ۔ ڈاکٹر محمد عالم نے آل انڈیا مسلم لیگ کے پاس پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے سالانہ انتخاب کے سلسلہ میں اہم بے مضابطگیوں کے پیش نظر عذر داری دائر کر رکھی تھی۔ تحقیقاتی کمیٹی نے ڈاکٹر عالم کی عذر داری خارج کر دی ہے اور اس کے خلاف انضباطی کارروائی بھی ہونیوالی ہے۔ ماسکو ۵ مارچ۔ فن لینڈ سے صلح کے متعلق جو شرطیں سوئیڈن نے مرتب کی ہیں۔ وہ ان میں کمی کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے یورپین حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ فن لینڈ بھاری غلطی کرے گا۔ اگر اس نے روس کی شرطوں کو ماننے سے پس دیش کیا۔

لندن ۵ مارچ۔ امریکن ہوائی جہازوں نے چین کے فوجی رقبہ میں سخت بمباری کی۔ کنگ ۵ مارچ۔ اٹلی سے اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کے دوران پولیٹیکل قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے سلسلہ میں شدید نکتہ چینی کی گئی۔ مسٹر مین ناتھ نے کہا کہ چودہ چودہ اور پندرہ پندرہ سال کی لڑکیوں کو بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کیا گیا ہے۔

پشاور ۵ مارچ۔ گورنمنٹ افغانستان کے ایک تازہ حکم کی رو سے جن شخصوں کی سالانہ آمدنی ۵ ہزار روپے سے زیادہ ہے۔ آئندہ انہیں انکم ٹیکس دینا پڑے گا۔ افغانستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ لاہور ۵ مارچ۔ گورنر پنجاب نے وزیر پبلک اور گورنر لاہور ڈویژن کی معیت میں لاہور امپورٹ ٹرسٹ کے دفتر کا معائنہ کیا۔ جس کے بعد انہوں نے شہر کے ان گندے علاقوں کا معائنہ کیا۔ جنہی اصلاح کے لئے سکیم تیار کی گئی ہے۔ لاہور امپورٹ ٹرسٹ ریویو کمیٹی میں شیخ اور وہی دروازے کے درمیانی علاقے کو حاصل کر کے اسے دوبارہ تعمیر کرے گی۔ تاکہ یہ علاقہ عام کاروباری علاقے کے طور پر کام دے سکے۔ گورنر پنجاب نے اس علاقے کا بھی معائنہ کیا۔ ماسکو ۵ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا

لندن ۵ مارچ۔ نیویارک میرٹل ٹریبون کے فوجی ماہر مچر جارج فیلڈنگ نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کہ جاپانیوں کا بحری بیڑہ وسطی بحرالکابل سے غائب ہو گیا ہے لکھا ہے۔ جاپان خاص کے علاوہ جاپانیوں کے پاس ٹرک اور سنگاپور کے سوا اور کوئی اڈہ نہیں۔ چونکہ جاپانی بیڑہ ٹرک میں نہیں دیکھا گیا۔ اس لئے یہ منطقی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ سنگاپور چلا گیا ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ لنکاپیا مشرقی ہندوستان پر جا چکا ہو۔ ایسے حملہ کا خطرہ بہت بڑا ہو گا۔

امرتسر ۵ مارچ۔ ماسٹر تارا سنگھ صاحب گوردوارہ پر بندھک کمیٹی اور دشمنی اکالی نل کی صدارت سے برہمنے خرابی صورت متعین دیدیا ہے اور مجالس مذکورہ کی ایک کمیٹیوں نے وہ استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

انقرہ ۵ مارچ۔ انقرہ ریڈیو سے یہ نمبر نشر کی گئی ہے کہ بلغاریہ جنگ سے دست بردار ہونے کے لئے تیار ہے۔ اگر اتحادی اس بات پر آمادہ ہو جائیں کہ اس نے یونان اور یوگوسلاویہ کی جو سرحدیں قبضہ میں کر رکھی ہیں۔ وہ اس کے قبضہ میں رہیں۔

برلین ۵ مارچ۔ جرمن فوجی سالانہ پریس کنفرینس نے ڈوئیچ ریڈیو کے حوالے سے اعلان کیا ہے کہ جوٹوں اور قہوہ خانوں میں کام کرنے والی رقاصاؤں کو جنگی کارخانوں میں کام کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ایک سال پہلے تمام ناچ گھر بند کر دئے گئے ہیں۔ ڈوئیچ میں دس ہزار تقریح گاہیں اور تقریباً ۲۳ ہزار مرد و عورتیں ان میں کام کرتی ہیں۔

ماسکو ۵ مارچ۔ روس کے تازہ اعلان میں درج ہے کہ ناروے کی جانب پیش قدمی کرتی ہوئی روسی فوجیں اپنے موذیے زیادہ وسیع کرتی جا رہی ہیں۔ صلح فن لینڈ کے ساحل پر پہنچ کر روسی فوجوں نے جرمنوں کی سپاہی کے تمام راستے مسدود کر دئے ہیں۔ بسکوف میں جرمنوں کی حالت بدتر ہو گئی ہے روسی فوجیں لٹویا کی سرحد سے ۲۰ میل دور رہ گئی ہیں۔ بسکوف کی دیواروں کے تلے اور

تعمیر مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکز یہ